بوکوحرام

بوکو حرام کیسے حرامی نژاد ہیں
کیسے یہ کوُر چشم ہیں ، کیا بے سواد ہیں
دنیا کو نفرتوں کا یہ دیتے ہیں اب سبق
عقل ان میں پاؤ رتی ہے باقی، نہ اک رَمق
قتل و زِنا ، تخرّب و توپ تفنگ ہے
اغوائے کمسنانِ وطن اِن پہ ننگ ہے
تحریک سے اٹھے ہیں یہ عبدالوہاب کی
مُضمَر ہے اس میں ایک کہانی عذاب کی
ہیں انکی طرح اور بھی دنیا میں لوگ باگ
کج فہمیوں سے اپنی لگاتے رہے ہیں آگ
وہ طالبان ہوں یا ملیں سوٹ ٹائی میں
اسلام کو اتارا ہے ان سب نے کھائی میں
اسلام جس نے امن و اماں کے دیے تھے شہر
روشن تھی اور جہاں تھی منور جبینِ دہر
تہذیب ایک روز جہاں پُرثبات تھی
مصروف و شاد و خندہ نظر جب حیات تھی

December 2014

California

اُس شہرِآرزو کی فصیلوں کو کیا ہوا
ادراک و فکر و فن کی سبیلوں کو کیا ہوا
نہرِ خیال خشک ہے اک دن جو تھی رواں
اجڑے چمن بہار کے ، طاری ہے اب خزاں
قوت بیان و فکر کی مفقود ہوگئی
عقل و خِرد کی صبح کہیں جاکے کھو گئی

1st January 2015

California